پس باید دانست که همه رسوم شادی و غم
و ولادت و ختنه و رسومیکه از عنوانات
شرافت در عوام الناس شمرده میشود
مثل مغالات در باب مهر یعنی کثرت مقدار
و مثل اجتناب از حرف و صنایع در باب
اکتساب باوجود احتیاج بسوی آن
و مثل احتراز زن بیوه از نکاح ثانی
و مثل استنکاف از اشتغال بحوایج خود
از بیع و شرا و برداشتن اسباب خود
بر دوش و همچنین استنکاف پیرزادها
و مولوی زادها از زی و لباس سپاهیان
از حمل سلاح و امثال آن همه از قبیل
بدعات حکمیه است بنسبت اکثر ناس

مسئله رابعه اتباع انبیاء علیهم السلام
در احکام مختصه منصوص شریفه ایشان
یا در زلات صادره از مقتضی بشریت
ایشان یا در احکام مختصه ببعضی از
افراد امتیان ایشان بنص ایشان
مثل عدم انتقاض وضو بنوم و حلت
ما فوق الاربع در باب نکاح که مخصوص
بآنجناب است و مثل استغفار برای مشرک
و نماز بر جنازه منافق که بطریق زلت
واقع گردید و مثل امتناع از نکاح ثانی

پس جاننا چاہیے کہ تمام رسمین شادی اور غمی اور پیدا
ہونے اور ختنہ کے اور جو رسمین کہ علامات شرافت
سے عوام الناس مین گنے جاتے ہین جیسے زیادتی
مہر کے باب مین یعنے بہت ہونا مقدار کا اور مثل پرہیز
کرنے کے پیشون اور کاریگریون سے باب کسب معاش
مین باوجود احتیاج کی طرف اوسکے اور مانند بچنے
عورت بیوہ کے نکاح دوسرے سے اور مانند برا
جاننے مشغول ہونے کو اپنے حاجتون مین خرید
فروخت سے اور اوٹھانے اسباب اپنے کندھے پر
اور اسیطرح مکروہ جاننا پیرزادون اور مولویزادون کا
وضع اور لباس سپاہیون کا اوٹھانی ہتیار سے
اور مانند اسکے سب بدعتون حکمیہ سے ہے بنسبت
اکثر لوگون کے **مسئلہ چوتھا** اتباع نبیون کا
کا اوپر اونکے سلام ہو ساتہ اون حکمون کے کہ
خاص ہین اونکے ذات شریف سے یا لغزشون
مین کہ بمقتضاے انسانیت صادر ہوتے ہین
اونسے یا اون حکمون مین کہ خاص ہین بعضے افراد
امت اونکی سے نص کے ساتہ جیسے نہ ٹوٹنا وضو کا
سونے سے اور حلال ہونا زیادہ چار عورتون
سے نکاح کے باب مین کہ خصوصیت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہے اور مانند طلب مغفرت مشرک کے
اور نماز اوپر جنازہ منافق کے کہ بطور لغزش واقع
ہوئے ہے اور مانند منع ہونے نکاح دوسرے کے

کہ مختص باز واج مطہرات ست واجتناب
از اخذ صدقات واجبہ از زکوٰت وصدقہ عید
الفطر و نذر و کفارات کہ مختص بہ بنی
ہاشم ست وکفایت شہادت شاہد واحد
در مقام شہادت شاہدین کہ مختص
بذی الشہادتین ست وحکم قطعی بدخول
جنت کہ مختص ببعضی صحابہ واہل بیت ست
وامثال این امور از قبیح بدعات حقیقیہ
ست اگر اعتقاد بعموم احکام مذکورہ واشتہ
باشد واتباع زلات باعث حصول ثواب
دانستہ باشد واز بدعات حکمیہ ست اگر
فقط عمل بآن کردہ باشد بشرطیکہ آن
عمل از ممنوعات شرعیہ نباشد مثل نکاح
مافوق الاربعہ ومثل جمیع زلات مسئلہ
خامسہ اقتدار صحابہ وتابعین و تبع
تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
در اموریکہ از بعضی الشان بطریق ندرۃ
صادر شدہ وبحد رواج وتعامل بلانکیر
نرسیدہ ودلیل از کتاب وسنت وقیاس
صحیح منقول از مجتہدین بران قایم
نگردیدہ مثل استمداد از اہل قبور کہ از
اعرابی در زمان امیر المومنین حضرت
عمر رض منقول است ومثل زیارت قبور ب

کہ خاص ساتھ بیویوں پاک آنحضرت کے ہے اور بچنا
صدقون واجب زکوٰۃ اور صدقہ عید اور نذر اور
کفارہ سے کہ خاص بنی ہاشم کا ہے اور کافی ہونا
گواہی ایک گواہ کا مقام گواہی دو گواہون مین کہ
خاص ہے ساتھ ذوشہادتین کے اور حکم قطعی
داخل ہونے جنت کا خاص ہے ساتھ بعضے صحابہ
اور اہل بیت کے اور مثل ان کامون کے بدترین
بدعتون حقیقے سے ہے اگر عقیدہ عام ہونے
ان حکمون مذکور کا رکھتا ہو اور پیروی کرنے کو
لغزشون کے باعث حصول ثواب کا جانتا ہو
اور بدعتون حکمیہ سے ہے اگر فقط عمل اوسپر کیا ہو
بشرطیکہ وہ کام ممنوعات شرعیہ سے نہو مثل نکاح
زیادہ چار سے اور مانند سب لغزشون کے
مسئلہ پانچوان پیروی صحابہ اور تابعین
اور تبع تابعین کے کہ رضامندی ہو اللہ کی انکے
اون سب پر اون کامون مین کہ بعضون انکے
سے بطور نادر ظہور مین آئے اور ساتھ حد رواج
اور عمل درآمد بغیر انکار کے نہ پہونچے اور اوسپر دلیل
قرآن اور حدیث اور قیاس صحیح کہ نقل کیا گیا ہو
مجتہدون سے قایم نہوے جیسے مدد مانگنے اہل
قبور سے کہ ایک اعرابی سے زمانہ خلافت امیر المومنین
عمر رض مین نقل کے گئے ہے اور مثل زیارت
قبرون کے

در حق نسا منقول از حضرت عائشه و حکم
بحلت متعه و جواز مسح رجلین در وضو
منقول از ابن عباس و نواختن عود
از عبد الله بن جعفر و حکم بحلت مطلقه ثلثه
بمجرد نکاح ثانی خالی از وطی منقول از
سعید بن المسیب و همچنین در اموریکه
هرچند دران ازمنه ظاهر شد لیکن انکار
اهل حق در همان ازمنه بران متوجه گردید
مثل جلوس امرا بر تخت حکومت و قیام
ملازمان روبروی آن منقول از معاویه
بن سفیان و جلوس بر منبر در خطبه منقول
از ایشان و سایر بنی امیه و برداشتن
دست برای دعا در خطبه جمعه منقول از بعضی
رؤسای بنی امیه و بنا منبر در عیدگاه و تقدیم
خطبه بر صلوٰة منقول از ایشان و امثال
آن از اموری که دران وقت ظاهر شده
اما انکار اهل حق بران متوجه گردیده همه از
قبیل بدعات حقیقیه است اگر فاعلش از
از قبیل ملحق بالسنه شمرده اقتدا ایشان
مینماید والا از قبیل بدعات حکمیه است اگر
از ممنوعات شرعیه نباشد مسئله سادسه
باید دانست که هرچند در شرع شریف بسیاری
از افعال و اقوال و اخلاق از شعب کفر و نفاق

بیچ حق عورتون کی نقل کی گئی ہے حضرت عائشہ
اور حکم حلال ہونی متعہ کا اور جایز ہونے مسح دونو
پانٔون کا وضو مین نقل کیا گیا ہے ابن عباس سے اور بجانا
عود کا عبد اللہ بن جعفر سے اور حکم حلال ہونی تین طلاق
دی گئی کا بمجرد نکاح دوسرے کے بی جماع کی نقل کیا گیا ہے
سعید بن مسیب سے اور اسیطرح اون کامون مین کہ ہرچند
اوس زمانہ مین ظاہر ہوی لیکن انکار حق والون کا بیچ
زمانہ مین اوسپر ہوتا رہا جیسے بیٹھنا امیرون کا تخت حکومت
پر اور کہڑے رہنا نوکرون کا روبرو اونکے نقل کیا گیا ہے
معاویہ بن سفیان سے اور بیٹھنا اوپر منبر کے خطبہ
مین نقل کیا گیا ہے اونسے اور تمام بنی امیہ سی اور
اوٹھانا ہاتھ واسطے دعا کے اندر خطبہ جمعہ کے نقل کیا گیا
ہے بعض سردارون بنی امیہ سی اور بنانا منبر کا
عیدگاہ مین اور مقدم کرنا خطبہ کو اوپر نماز کے
نقل کیا گیا ہے اونسے اور مانند انکی اون کامون
سے کہ اوسوقت ظاہر ہوئی مگر انکار اہل حق کا
اوسپر ہوتا رہا سب قسم بدعتون حقیقی سے ہین
اگر کرنیوالا اوسکا اونکو ملحق بسنت شمار کرکے
پیروی اونکی کرے ورنہ قسم بدعت حکمیہ سے
ہے اگر ممنوع شرعی نہو مسئلہ چھٹا
جاننا چاہیے کہ ہرچند شرع شریف مین بہت
سے کام اور باتین اور خصلتین شاخون
کفر اور نفاق سے ـ

شمرده اند اما از اطلاق لفظ کافر و منافق بر شخصی خاص همین متبادر میشود که عقیدهٔ کفر و نفاق میدارد و همچنین باید فهمید که هر چند هزاران هزار امور از قسم بدعت ست که پاره ازان بطریق نمونه درین مقام ذکر کرده شد اما از اطلاق لفظ مبتدع یا صاحب بدعت بر شخصی خاص همین معنی فهمیده میشود که شخص مذکور عقیدهٔ بدعت میدارد پس بنا بر ارتکاب اقسام باقیه از بدعت حقیقیه و جمیع اقسام بدعت حکمیه مرتکب آنرا مبتدع و صاحب بدعت نتوان گفت پس چنانکه از معدود کردن بعضی افعال و اقوال و اخلاق از شعب کفر و نفاق مقصود همین است که سامعین ازان اجتناب نمایند نه آنکه انچه در قرآن مجید از احکام کفار و منافقین از قسم قتل و نهب و سبی و ترقیق و وضع جزیه که در حق کفار وارد شده و حرمت صلوة جنازه و ممنوعیت زیارت قبور ایشان و نهی از استغفار برای اموات ایشان که در حق منافقین وارد شده بر صاحب افعال و اقوال و اخلاق مذکوره مطلقا اجرا باید کرد همچنین از تعداد اقسام بدعت درین مقام مقصود همین ست که

گنے گئے ہیں مگر بولنے لفظ کافر اور منافق سی اوپر شخص سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ عقیدہ کفر اور نفاق کا رکھتا ہے اسیطرح چاہیئے سمجھنا کہ ہر چند ہزاروں ہزار کام قسم بدعت سی ہین کہ تھوڑا اسا اونسی بطریق نمونہ کے اسجگہہ ذکر کیا گیا ہے مگر بولنے لفظ مبتدع یا صاحب بدعت سی اوپر شخص خاص کے یہی معنی سمجھی جاتی ہین کہ شخص مذکور عقیدہ بدعت کا رکھتا ہے پس بنسبت کرنے باقے اقسام بدعت حقیقے سے اور تمام قسام بدعتوں حکمی سی کرنیوالے اوسکیکو مبتدع اور صاحب بدعت نہ چاہیئے کہنا پس جیسا کہ گننے بعضے کاموں اور باتوں اور خصلتوں کے شاخوں کفر اور نفاق سے مقصود یہہ ہے کہ سننے والی اوس سی پرہیز کرین نہ یہہ کہ جو کچھہ قرآن شریف مین حکموں کافروں کے بابت اور منافقوں سے جیسے قتل اور غارتگری اور بندی پکڑنے اور غلام بنانے اور جزیہ مقرر کرنے سے کہ کافروں کے حق مین وارد ہوا ہے اور حرام ہونے نماز جنازہ اور منع ہونے زیارت قبور اونکے اور ممانعت مغفرت چاہنے مردوں اونکے کے کہ بیچ حق منافقوں کی وارد ہوئی ہے اوپر صاحب کاموں اور صاحب باتوں اور صاحب خصلتوں مذکور کے سے جاری کرنے چاہیئے اسیطرح گننے اقسام بدعتوں سے اسجگہہ مقصد یہہ ہے کہ —

سامعین از جمیع اقسام مذکوره اجتناب نمایند و راه سنت خالصه اختیار کنند نه آنکه انچه در حدیث شریف از احکام مبتدعین و اہل بدعات از قسم حبط اعمال ایشان و حرمت توقیر ایشان و اجتناب از عیادت ایشان و احتراز از مجالسه و مخالطت ایشان و ممنوعیت ابتدا و مفاتحه در کلام و سلام با ایشان بر مرتکب قسمی از اقسام مذکوره مطلقاً اجرا نمایند حاشا که کسے از منصفان حق طلب این راه افراط و غلو پیماید نعوذ باللہ من ذلک فائده ثالثه

در بیان انچه در بادی نظر مشتبه ببدعت میشود و فی الحقیقت دران داخل نیست آن مشتملست بر چند مسائل مسئله اولی جمع قرآن و ترتیب سور و نماز تراویح بہیئة مخصوصه اذان اول برای نماز جمعه و اعراب قرآن مجید و مناظره اہل بدعت بدلائل نقلیه و تصنیف کتب حدیث و تمییز قواعد نحو و تنقید رواة حدیث و اشتغال باستنباط احکام فقهیه بقدر حاجت ہمه از قبیل ملحق بالسنت است که در قرون مشهود لہا بالخیر مروج گردیده و بآن تعامل بلا نکیر دران قرون جاری شده چنانچه بر جمهور

سننے والے تمام اقسام مذکورہ سے پرہیز کرین اور طریقہ سنت خالص کا اختیار کرین نہ یہہ کہ جو کچھہ حدیث شریف مین حکمون مبتدعین اور اہل بدعت سے قسم ضایع ہونے اعمال اونکے اور حرام ہونے تعظیم اونکے اور بچنا بیمار پُرسی اونکی اور پرہیز کرنا ہمنشینے اور اختلاط سے اونکے اور ممانعت شروع کلام اور سلام علیک سے ساتہ اونکے ہے اوپر فاعل کسے قسم کے اقسام مذکورہ سے مطلقاً جاری کرین خبردار کہ کوئی منصف حق چاہنے والا یہہ راہ زیادتی اور حد سے بڑہنے کے چلے پناہ مانگتے ہین ہم ساتہ خدا کے اس سے فائدہ تیسرا بیچ بیان اوسکے کہ ظاہر نظر مین مشابہ ساتہ بدعت کی ہوتا ہے اور حقیقت مین داخل بدعت نہین ہے اور شامل ہوا ہے چند مسئلون پر مسئلہ پہلا جمع کرنا قرآن کا اور ترتیب سورتون کے اور نماز تراویح صورت خاص پر اور اذان پہلی واسطے نماز جمعہ کے اور زیر و زبر قرآن شریف کے اور مناظرہ اہل بدعت سے ساتہ دلیلون نقلیہ کے اور تصنیف کرنا کتابون حدیث کا اور بیان کرنا قاعدون نحو کا اور پرکہنا راویون کو حدیث کی اور شغل نکالنی حکمون فقہ کا بقدر حاجت کے سب قسم ملحق سنت سی ہی کہ زمانہ مین اون لوگون کے کہ گواہی دیگئی بہتری کی اونکی مروج ہوا اور عملدرآمد اوسپر بلا انکار اون

فن تاریخ پوشیده نیست آری هر شی را از
اشیاء محمود و مشروعه مرتبه ایست از مراتب
جمعیت اهمیت و شرافت و اشرفیت و
حسن و احسنیت که از تغیر آن مرتبه بدعت
لازم می آید قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا
مثلاً ترتیبی که در آیات قرآن فیما بینها و در
تعوذ و بسمله و سوره فاتحه و سایر سور قرآنی
در نماز واقع ست مراتب اهم ست از ترتیب
سوره فیما بینها که اول از قسم سنت حقیقیه است
و ثانی از قسم ملحق بالسنة مثلاً هر کسیکه در
قراءة صلوة تقدیم سوره بر فاتحه یا در مطلق
قراءة تقدیم سوره بر بسمله یا تقدیم بسمله
بر تعوذ یا قراءة سوره واحده بتقدیم و تاخیر
آیات بعمل آرد زجر شرعی بحدی باو متوجه
خواهد گردید یا حرمان از ادراک فضیلت
قراءة قرآن بوجهی لاحق حال او خواهد شد
که بعدم رعایت ترتیب سور در قراءة قرآن
عشر عشیر آن نخواهد شد پس کسیکه ترتیب
سور را مثل ترتیب اول دانسته سعی بلیغ
در رعایت آن یا انکار شدید بر عدم رعایت
آن نماید البته ترتیب مذکور به نسبت او
از قبیل بدعة خواهد گردید و اگر در زمانی از
ازمنه رعایت ترتیب سور بر وجه مذکور

فن تاریخ کے پوشیدہ نہیں ہے تا ان واسطے ہر چیز کے
چیزون نیک شرعی سی ایک مرتبہ ہے مراتب اہتمام
اور کمال اہتمام اور خوبی اور کمال خوبی اور بہتری
اور کمال بہتری سے کہ تغیر و بدلنے اوس مرتبہ سے
بدعت لازم آتی ہے آیۃ ترجمہ البتہ بنایا ہے اللہ نے
واسطے ہر چیز کے اندازہ ۔ مثلاً جو ترتیب کہ بیچ
آیتون قرآن کے آپس میں اور اعوذ اور بسم اللہ اور
سورہ فاتحہ مین اور تمام سورتون قرآن شریف کے
نماز مین واقع ہے وہ مرتبہ کمال اہتمام کے ہے ترتیب
سورتون سے آپس مین کہ ترتیب پہلے قسم سنت حقیقے
سے ہے اور ترتیب دوسری قسم ملحق سنت سے مثلاً جو کوئی
نماز مین پڑہنا سورہ کا سورہ فاتحہ پر مقدم کرے یا مطلق
قرآن پڑہنے مین مقدم کرے سورہ کو بسم اللہ پر یا مقدم
کرے بسم اللہ کو اوپر اعوذ باللہ کے یا پڑہنے کسی سورہ
مین آگے پیچھے کرنا آیتون کا عمل مین لاوے تو زجر و توبیخ
شرعی اس حد کا اوس پر عاید ہوگا یا محروم ہونا فضیلت
پڑہنے قرآن سی اسطرح پر لاحق حال ہوگا کہ بسبب
نہ رعایت کرنے ترتیب سورتون کے پڑہنے قرآن میں
عشر عشیر بہی اوسکا نہوگا پس جو کوئی ترتیب سورتونکو
مثل ترتیب آیتونکے جانکر کمال کوشش اوسکی رعایت میں
یا انکار سخت اوپر نہ رعایت کرنے اوسکے کرے
البتہ ترتیب مذکور بہ نسبت اوسکے قسم بدعت سے ہوگی اور
اگر کسی زمانہ مین زمانون سی یہ ترتیب سورتونکی

مروج گردد البتہ انکار کردن بر ایشان
دران باب از جملہ احیاء سنت و اخمال بدعت
شمردہ خواہد شد و بر ذمہ اہل حق لازم خواہد
گردید کہ در مجامع عامہ رعایت ترتیب مذکور را
فروگذارند تا افراط اہل زمان فرو نشیند
ہمچنین نماز تراویح را بہیئت مخصوصہ مساوی
بہ تہجد نباید شمرد چنانچہ قول ثانی تراویح
یعنی امیر المومنین فاروق اعظم فَالَّتِي
تَنَامُونَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ
فِيهَا بران دلالت صریح میدارد مسئلہ
ثانیہ احکام مستنبطہ مجتہدین سابقین خواہ
باینوجہ باشد کہ فلان امر واجب است یا مندوب
یا مباح یا مکروہ یا حرام یا باینوجہ باشد کہ
فلان امر رکن فلان امر است یا شرط او
یا ہیئت مکملہ او یا سبب او یا لازم او
یا اثر او یا ثمرہ او یا منافی او یا عوض او
و امثال آن و مراد از امر اعم است از انکہ
از جنس عقائد عقلیہ باشد یا امور قلبیہ یا افعال
جوارح از عبادات یا عادات یا از معاملات
ہمہ از قبیل سنت حکمیہ است ہرگز در قسمی از
اقسام بدعت داخل نیست چہ حکم مذکور
از قبیل محدثات اصلا نیست چہ جائیکہ از
بدعات باشد اما بسہ شروط اول آنکہ

مروج ہو تو البتہ انکار کرنا اونپر اس باب مین قسم زندہ
کرنے سنت اور گم کرنے بدعت سی گنی جاوی گی اور ذمہ
اہل حق کے لازم ہوگا کہ مجمعون عام مین رعایت
ترتیب مذکور کو چھوڑین تو زیادتی اہل زمانہ کے بیچ
کم ہو اور اسیطرح نماز تراویح کو صورت خاص پر
برابر تہجد کے نہ چاہیے گننا جیسا کہ قول معین کرنیوالے
تراویح امیر المومنین عمر فاروق کا حدیث افضل
ہین اون سے کہ قایم ہوتے ہین ساتہ اسکے۔
اسپر صریح دلالت کرتا ہے مسئلہ دوسرا
حکم نکالے ہوئے مجتہدون پہلے کے خواہ اسطرح
ہون کہ فلان حکم واجب ہی یا مستحب یا مباح یا مکروہ
یا حرام یا اسطرح پر ہو کہ فلان کام رکن فلانی کام کا
ہے یا شرط اوسکے یا صورت مکملہ اوسکے یا سبب
اوسکا یا لازم اوسکا یا اثر اوسکا یا نتیجہ اوسکا یا
مخالف اوسکے یا عوض اوسکا ہے یا مانند اور مراد
امر یعنے کام سے عام ہے اس سے کہ قسم عقیدون
عقلے سے ہو یا کامون قلبے یا کامون ہاتہہ
پانو وغیرہ اعضاے جسمانی سے قسم عبادتون
یا عادتون یا معاملون سے سب جنس سنت
حکمیہ سے ہے ہرگز کسے قسم مین اقسام
بدعت سے داخل نہین اسلیئے کہ حکم مذکور قسم
محدثات سے بالکل نہین ہے پہر کیا وجہ کہ
بدعتون سی ہو مگر ساتہ تین شرطونکی اول یہہ کہ

قیاسیکه استنباط احکام مذکوره بان کرده
باشند فی نفسه صحیح باشد و شرائط صحت قیاس
در کتب اصول فقه مفصلا مذکورست پس
قیاسیکه فی نفسه صحیح نباشد هرگز مقبول
نیست اگرچه از مجتهدین سابقین منقول
باشد مثل قیاس عبادات بدنیه بر عبادات
مالیه در باب نیابت احیا از اموات که صریح
الفسادست چه علت دخول عبادت بدنیه
در امور دینیه اتعاب نفس اماره ست در طاعت
حق جل ذکره و اظهار تذلل عبودیت و
اکتساب کیفیات آن افعال در جذر مزاج
روحانی مثل اکتساب کیفیات اغذیه و ادویه
در جذر مزاج جسمانی و مثل اکتساب ملکات
نفسانیه بمزاولة و افاعیل جسمانیه و نیابت
درین امور متعذرست و الا لازم آید که
در باب تادیب حیوان و صبیان و نسوان
و تهذیب باخلاق ایشان و در باب اکرام
و توقیر کبرا و در باب اکل و شرب و جماع
و تداوی و در باب تعلم علوم و صنائع و
حرف و ورزش جسمانی و ریاضت نفسانی
و مراقبات و اشتغال نیابت جاری باشد
و ثمرات اشیاء مذکوره از نائب بمنیب
انتقال کند و هو محال مجتنب العادة

جس قیاس سے احکام مذکور کو نکالا ہو وہ اپنے
ذات سے صحیح ہو اور شرطیں صحت قیاس کے
کتابون اصول فقہ مین مفصل ذکر کی گئی ہین پس
جو قیاس کہ بذاتہ صحیح نہین ہے وہ ہرگز مقبول
نہین ہے اگرچہ مجتہدون پہلون سے منقول ہو مثل
قیاس عبادت بدنے کے اوپر عبادت مالے کی
بیچ مقدمہ نیابت زندون کے مردون کیطرف سے
کہ فساد اسکا ظاہر ہے اسلئے کہ سبب داخل ہونے عبادت
بدنی کا دین کی کامون مین رنج مین ڈالنا نفس امارہ کا
ہے بندگی حق تعالی مین اور ظاہر کرنا ذلت بندہ ہونیکو
اور حاصل کرنا کیفیت اون کامون کا بیچ اصل مزاج
روحانے کی مانند حاصل کرنے کیفیتون غذاون اور دوائون
کے اصل مزاج جسمانی مین اور مانند حاصل کرنے استعدادون
نفسانیہ کے بواسطہ کرنے کامون جسمانی کی اور نیابت
ان کامونمین مشکل ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ بیچ مقدمہ
ادب سکھانی حیوان اور بچون اور عورتون کے اور
درست کرنے خصلتون انکے کے اور بیچ مقدمہ تعظیم اور
توقیر بزرگونکے اور بیچ مقدمہ کہانی اور پینے اور جماع کرنی
اور دوا کرنیکے اور بیچ مقدمہ سیکھنے علمون اور صنعتون
اور پیشون اور ورزش جسمانی اور ریاضت نفسانی
اور مراقبون اور شغلون کے نایب ہونا جاری ہو
اور فائدے چیزون ذکر کے گئی کے نائب سی طرف اوسکے
کہ جسکا نائب ہے انتقال کرین - اور یہہ محال ہے بسبب عادت

الالٰهیّة و ان کان ممکنا بحسب قدرته تعالی و علة دخول عبادت مالیه در امور دینیه رفع حاجت مفالیس و ذوی الحاجات ست و نظم سیاست مدینه و حفظ ضعفاء اهل ملت از هلاک و تلف و نیابت در امثال این امور عرفًا و شرعًا جاریست مثل قضاء دیون و ایفای حقوق اهل عیال و اجیران و نوکران و مثل سیاست مدینه بتفصیل خصومات و تعزیر دزدان و قطاع الطریق مثل سیاست ملة بتعلیم علوم و امثال آن که نیابت دران جاریست و سرانجام دادن مهمات مذکوره که از نایب صادر شده منسوب بمنیب میگردد و ثمرات آن مثل فراغ ذمه از دیون و حقوق و نیکنامی بسرانجام دادن مهمات و ترقی منصب بروبروے سلاطین بمنیب عاید میگردد پس قیاس احدهما علی الآخر در باب نیابت قیاس بلا علة جامعه ست بالجمله حکمیکه بقیاس فاسد مستنبط باشد از قبیل بدعات ست اگرچه صاحب آن معذور باشد نه از قبیل سنت حکمیه زیراکه انچه قایس نظیر حکم خود فهمیده بر آن قیاس کرده ست فی الحقیقت نظیر او نیست پس در نفس الامر

الٰہی کی اگرچہ ممکن ہے بحسب قدرت اوسکے کی اور سبب داخل ہونے عبادت مالی کا کامون دین مین رفع ہونا حاجت مفلسون اور اہل حاجتون کا ہے اور بند و بست سیاست شہر اور محافظت ضعیفون اہل دین کی ہلاک اور تلف ہونے سے اور نیابت مثل ان کامونمین عرفًا اور شرعًا جاری ہے جیسے ادا کرنا قرض کا اور پورا دینا حق اہل و عیال اور ہمسایون اور نوکرون کا اور مانند سیاست شہر وان کے ساتہ فیصلہ کرنے نقصون اور سزا دینے چورون اور راہزنون کے اور مانند سیاست مذہب کے ساتہ سکہانی علمون کے اور مانند اسکے کہ نیابت انمین جاری ہی اور سرانجام دینا ان کامون مذکورہ کا کہ نائب سے واقع ہوتا ہے نسبت کیا گیا طرف اوسکی کہ جسکا نائب ہوتا ہے اور نتیجہ اوسکا مثل فارغ الذمہ ہونے کے قرض اور حقون سے اور نیکنامی ساتہ سرانجام ان کامون کے اور ترقی عہدہ کے نزدیک بادشاہون کے ساتہ منیب کے رجوع ہوتے ہے پس قیاس ایک کا دوسرے پر مقدمہ نیابت مین قیاس بغیر علت جامع کے ہے خلاصہ یہہ کہ جو حکم قیاس فاسد سے نکالا گیا ہو قسم بدعت سے ہے اگرچہ وہ نکالنے والا معذور ہو نہ قسم سنت حکمیہ سے اسلئے کہ جو کچہ قیاس کرنیوالے نے نظیر حکم اپنے کے سمجہکر اوسپر قیاس کیا ہے حقیقت مین نظیر اوسکے نہین ہے پس حقیقت میں

محدث باشد و وقتیکه حکم مذکور را از احکام
شرعیه شمرده شد پس محدث در امر دین
باشد و همین ست معنی بدعت **شرط ثانی**
آنکه قایس از مجتهدین باشد نه از مقلدین
و وجهش آنکه هر چند وجود نظیر شے در نص
در حکم وجود نفس آن شئ ست اما ادراک
آنکه فلان چیز نظیر فلان چیز ست پس
موقوف ست بر فطانت بالغه زیرا که مراد
از نظیر در ما نحن فیه مشارک اوست در علة
حکم نه مشابه او در اوصاف باقیه و ملکه تمیز
علة از سایر اوصاف عمده ارکان اجتهاد
ست چه بسا می باشد که شخصی چیزے را
نظیر چیز دیگر بسبب کمال مشابهت قرار داده
حکم اصل را بر فرع جاری مینماید حالانکه فی الحقیقة
چیز مذکور نظیر او نیست بنا بر عدم مشارکت
در علت حکم پس اجراء حکم بر آن چیز فی الحقیقة
از قبیل محدثات ست اگرچه شخص مذکور آنرا
از قبیل سنت حکمیه میشمارد مثلا بادشاہے
باتباع خود امر فرموده که زید را اعزاز و اکرام
کنند و زید در نفس الامر باعتبار صورت
و سیرت و حرفه موصوف ست باوصاف
کثیره که از انجمله علم ست و مدار حکم اعزاز
و اکرام ست و عمرو با او در صورت و سیرت

محدث ہوگی اور جسوقت کہ حکم مذکور کو احکام شرعی
سے گنا گیا پس محدث کام دین میں ہوگا اور یہی ہیں
معنی بدعت کے اور **شرط دوسری** یہہ ہے
کہ قیاس کرنیوالا مجتہدون سے ہو نہ مقلدون سے
اور وجہ اوسکی یہہ ہے کہ ہرچند وجود مثل ایک چیز کا
نص میں بیچ حکم وجود اوسی چیز کے ہے لیکن معلوم
ہونا کہ فلانی چیز مثل فلانی چیز کے ہے موقوف ہے
اوپر عقل کامل کے اسلیئے کہ مراد نظیر سے اس گفتگو ہمارے
میں شریک اوسکا ہے علت حکم میں نہ مشابہ اوسکے
وصفون باقی میں اور ملکہ پہچاننے علت کا تمام
وصفون سے عمدہ رکن اجتہاد کا ہے اسلیئے کہ
بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک چیز کو مثل چیز
دوسری کے بسبب کمال مشابہت کے قرار دیکر
حکم اصل کو اوپر فرع کے جاری کرتا ہے اور حال
یہہ ہے کہ حقیقت میں چیز مذکور نظیر اوسکے نہیں ہے
بسبب نہ شریک ہونیکے علت حکم میں پس جاری
کرنا حکم کا اوس چیز پر حقیقت میں قسم محدثات سے ہے
اگرچہ وہ شخص مذکور اوسکو قسم سنت حکمیہ سے گنتا ہے
مثلا ایک بادشاہ نے ساتھ نوکرون اپنے کے
حکم فرمایا کہ زید کے عزت اور تعظیم کریں اور زید بحقیقت
میں باعتبار صورت اور خصلت اور پیشہ کے موصوف ہے
ساتھ بہت وصفون کے کہ اونہیں سے ایک علم ہے اور مدار
حکم عزت اور تعظیم کا وہی ہے اور عمرو ساتھ اوسکے صورت اور خصلت

و حرفه و صنعت و سن و نسب مشابهته
تمام میدارد اما جاہل ست و بکر با او در جمیع
امور مذکوره مخالفت میدارد اما عالم است
پس بکر باوجود اینقدر مخالفت نظیر زید است
پس حکم بادشاہی که باکرام زید صادر گردید
مشتمل ست براکرام بکر نیز حکما و عمرو باوجود
مشابهته تامه نظیر زید نیست پس اکرام او
مندرج حکم بادشاہی نیست بلکه مخالف
اوست پس کسی که حکم چیزے را بر نظیر
آن چیز اجرا کند لابد ملکه ادراک مدار اصل
حکم داشته باشد والا ممکن که در ورطه
مخالفت حکم سلطانی گرفتار گردد و ہمین ملکه
ادراک مدار اصل حکم را ملکه اجتہاد میگویند
پس مسائل مستنبطه غیر مجتہدین که بقیاس خود
برآورده اند متردد ست در آنکه از قبیل سنت
حکمیه باشد یا از جنس بدعات حقیقیه چه حکم
مستنبط را البته از احکام دین می شمارند
و ہرگاه که چیزے متردد باشد درمیان سنت
حقیقیه و بدعت حقیقیه باعتبار ضعف روات
جانب بدعت او را ترجیح میدہند و احتراز ازان
ازو لازم می شمارند چنانچه شیخ ابن الہمام
در فتح القدیر و صاحب مجالس الابرار بان
تصریح فرموده اند پس وقتی که چیزی مترددد

اور پیشہ اور صنعت اور عمر اور نسب مین مشابہت
تمام رکہتا ہے مگر جاہل ہے اور بکر ساتہ اوسکے سب
باتون مذکورہ مین مخالفت رکہتا ہے مگر عالم ہے
پس بکر باوجود اسقدر مخالفت کے مثل زید کی ہے
پس حکم بادشاہی کہ ساتہ تعظیم زید کے وارد ہوا ہے
ملا ہوا ہے تعظیم بکر پر بہی اور عمرو باوجود مشابہت
تمام کے مثل زید کے نہین ہے پس تعظیم اوسکے داخل
حکم بادشاہی کی نہین ہے بلکہ مخالف اوسکے ہے
پس جو کوئی کہ حکم ایک چیز کا اوپر مثل اوسکی کے
جاری کرے ضرور ہے استعداد معلوم کرنے مدار اصل
حکم کا رکہتا ہو ورنہ ممکن ہے کہ بیچ بہنور مخالفت
حکم بادشاہی کے گرفتار ہووے اور اسی ملکہ
دریافت مدار اصل حکم کو ملکہ اجتہاد کہتے ہین پس
مسئلے نکالے ہوئے غیر مجتہدون کے کہ اپنے
قیاس سے نکالی ہین مشکوک ہین اسمین کہ قسم سنت
حکمی سے ہون یا قسم بدعت حقیقی سے اسلیے کہ حکم
نکالے ہوئے کو البتہ حکم دین سے گنتے ہین اور
جسوقت کہ کوئی چیز مشکوک ہو درمیان سنت حقیقی
اور بدعت حقیقی کے باعتبار ضعف روایت کے
تو جانب بدعت اوسکو ترجیح دیتے ہین اور پرہیز
اوس سے لازم گنتے ہین جیسا کہ شیخ ابن ہمام نے
فتح القدیر مین اور صاحب مجالس الابرار نے ساتہ
اوسکے تصریح کی ہے پس جسوقت کہ کسی چیز مین تردد ہو

باشد درمیان سنت حکمیه وبدعت حقیقیه
جانب بدعت او البته راجح خواهد گردید
وازجنس بدعات حقیقیه البته شمرده خواهد شد
بالجمله مسائل مستنبطه مجتهدین سابقین
که مسلم الاجتهاد اند بقیاسات صحیحه بشک
از قبیل سنت حکمیه ست واما تخریجات
متاخرین فقهاء مثل تحدید ماء کثیر بعشر
فی العشر بنا بر قیاس بر زمین متعلقه چاه
ومثل حکم باستحباب تکلم بالفاظ دال بر نیت
درباب عبادات بنا بر قیاس بر تکلم الفاظ
عقود درباب معاملات ومثل حکم بوجوب
تقلید مجتهدی معین از مجتهدین سابقین
وحکم بالتزام بیعت شیخی معین از شیوخ طریقت
بنا بر قیاس بر اطاعت امام وقت و
التزام بیعت او ومثل حکم بجواز تقبیل قبر
بنا بر قیاس بر تقبیل میت که از آنجناب
صلے اللہ علیہ وسلم منقول ست بہ نسبت
عثمان بن مظعون واز جناب صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ بہ نسبت آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم
منقول ست ومثل حکم بجواز ہبہ ثواب
عبادات برائے اموات بنا بر قیاس بر ہبہ
اعیان برائے احیاء بخلاف مسئلہ نیابت
عن المیت کہ آن در عبادات مالیہ مسلم است

اور ہو کر قسم سنت حکمی سے ہی یا بدعتوں حقیقی سے
جانب بدعت اوسکے البتہ غالب ہوگی اور قسم
بدعت حقیقے سے گنی جائیگی خلاصہ یہ ہے کہ مسئلے نکالے
ہوئے مجتہدون پہلون کے کہ اونکا اجتہاد تسلیم
کیا گیا ہے قیاسون صحیح سے بیشک قسم سنت حکمی کے
سے ہین اور نکالے ہوئے پچھلے فقیہون کے
مانند حد باندہنے پانی بہت کی ساتہ دہ در دہ کے
بسبب قیاس کیے اوپر زمین متعلقہ کوئین کے اور
مثل حکم مستحب ہونے کی کلام ساتہہ لفظون دلالت
کرنیوالون کے نیت پر عبادت کے باب مین بسبب
قیاس کرنے اوپر کلام لفظون عقدون بیع وغیرہ
معاملات کے باب مین اور مثل حکم واجب ہونے تقلید
ایک مجتہد معین کے مجتہدون پہلون سے اور
حکم لازم ہونے بیعت کسی شیخ معین کے شیخون
طریقت سے بسبب قیاس کرنے اوپر اطاعت
امام وقت اور لازم ہونے بیعت اوسکے اور مانند حکم
جایز ہونی بوسہ قبر کے اوپر قیاس بوسہ میت کے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے بہ نسبت عثمان بن
مظعون اور جناب ابوبکر صدیق رض سے بہ نسبت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے نقل کیا گیا ہے اور مانند حکم جایز
ہونے بخشش ثواب عبادت واسطے مردونکی اوپر قیاس
بخشش مال اسباب وغیرہ واسطے زندونکے بخلاف مسئلہ
نیابت میت کے کہ وہ عبادات مالی مین مسلم ہے۔

و در عبادات بدنیه مختلف فیه و مثل حکم
به منسوخیت احادیث داله بر حرمت مزامیر
بنابر قیاس بر منسوخیت حرمت استعمال
ظروف خمر و امثال آن از تخریجات غیر
محصوره که منقول از متاخرین فقها و صوفیه
است و کتب فقه و سلوک بآن مملو و مشحون است
و اکثر اتباع ایشان همین تخریجات محدثه
را احکام شریعت و اسرار طریقت می نگارند
همه از قبیل بدعات است و دلایل ایشان
همه از قبیل لطایف شعریه و نکات مخیله
است که هرگز احکام مذکوره را از حد بدعت
خارج نمیگرداند و در دایره شریعت ایمانیه
و طریقه احسانیه داخل نمیکند شرط ثالث
آنکه مرتبه سنت حکمیه اکه بمراتب فروتر از سنت
حقیقیه و ملحق بالسنته است محفوظ دارد
بیانش آنکه هرچند مسائل اجتهادیه که
مجتهدین سابقین مسلم الاجتهاد آن را
بقیاسات صحیحه استنباط کرده باشند از قبیل
سنت حکمیه است اما فکر بشری را در آن
دخل عظیم است و احتمال خطا در آن گنجایش
دارد بخلاف سنت حقیقیه و ملحق بالسنته که
حفاظت ربانیه و کفالت رحمانیه بآن متعلق
گردیده پس لابد آن همه سراسر شعشعه

اور عبادات بدنی میں مختلف فیہ اور مانند حکم منسوخ
ہونے اون حدیثوں کے کہ دلالت اوپر حرام ہونے
مزامیر کے رکھتے ہیں بسبب قیاس کرنی اوپر منسوخ ہونے
حرمت برتنی برتنوں شراب کے اور مانند اوسکے اور باتیں
نکالی ہوئی بہت سی کہ نقل کی گئی ہی پچھلے فقیہوں
اور صوفیوں سی اور کتابیں فقہ اور سلوک کے اوس سے
بہری ہوئی ہیں اور اکثر پیرو اونکے انہیں باتوں کو
کہ نئے نکالے ہوئے ہیں احکام شریعت اور بہید
طریقت کے لکھتے ہیں تمام قسم بدعت سی ہیں اور
دلیلیں انکی سب قسم لطیفوں اشعار اور باریکیوں
قوت خیالی سی ہیں کہ ہرگز حکموں مذکور کو حد بدعت سے
باہر نہیں کرتے ہیں اور گھیرے شریعت ایمانی اور طریقہ
احسانی میں داخل نہیں کرتے ہیں شرط تیسری
وہ ہے کہ مرتبہ سنت حکمی کو کہ بہت درجی کم سنت
حقیقی اور ملحق بالسنتہ سی ہی نگاہ رکھی بیان اوسکا
یہہ ہے کہ ہرچند مسئلے اجتہادی کہ ایسی مجتہدوں
پہلوں نے کہ جنکا اجتہاد مسلم ہے قیاسوں صحیح سے
نکالے ہوں قسم سنت حکمیہ سے ہیں مگر فکر آدمی کو
اوسمیں دخل بڑا ہے اور احتمال خطا کا اوسمیں
گنجایش رکہتا ہے بخلاف سنت حقیقی اور ملحق
بالسنتہ کے کہ حفاظت الٰہی اور ضمانت خداوندی
اوس سے متعلق ہے پس بالضرور وہ تمام
سراسر ایک پرتوا ہے —

ست از شعشعات باب غیور کہ ظلمات ضلال
بآن مضمحل ست وخفاش وہم وخطا ازآن
دور دور پس لابد در رعایت اختلاف مرتبتین
پیش نظر باید داشت این رعایت اختلاف
مراتب را درضمن تمثیلے ایضاح مینمایم پس
میگوئیم چنانکہ سلاطین عدالت شعار بنابر
نظم ونسق کارخانہ سلطنت وسیاست
رعایا دو قسم سررشتہ کاروبار بروی کار
مے آرند قسم اول آنست کہ مرکز دائرہ
سلطنت ہمانست ومدار اصل سیاست
برآن وآن سررشتہ حکومت ست مثل
تعیین آئین سیاست وامراء جنود وحکام
بلدان ونائبان ایشان وتقسیم جنود بعسا
وعساکر بجماعات وتعیین امیرے کبیر بر سر
ہر عسکر وامیرے صغیر بر سر ہر جماعت
وتقسیم اقالیم باضلاع واضلاع ببلدان وقریٰ
وبلدان بمحلات وتعیین امیری کبیر بر ہر ضلع
وامیرے صغیر بر ہر بلدہ وگذربانی بر ہر
محلہ وارسال فرامین وپروانجات مشتملہ
بر قوانین آئین واحکام سیاست بسوی
امراء اجناد وامصار مشتملہ بر مامور کردن
ایشان باجراے آن احکام بطریق جبر
وحکومت وارسال اشتہارات بنام

سے شعاعون پروردگار سے کہ تاریکی گمراہی کی
اوس سے مضمحل ہوتے ہے اور چمگدڑ وہم اور چوک کے
اوس سے دور دور رہتے ہے پس ضرور رعایت
اختلاف دونو مرتبون کے پیش نظر چاہیے
رکھنی اور اس رعایت اختلاف مرتبون کو بیچ ضمن
ایک مثال کی واضح کرتا ہون پس کہتا ہون میں
کہ جیسے بادشاہ عدل والے واسطے بندوبست
کارخانہ بادشاہی کے اور دبدبہ رعایا کے سررشتہ
کاروبار دو قسم کا ظہور مین لاتے ہین قسم پہلی
وہ ہے کہ مرکز دائرہ سلطنت کے وہی ہے اور مدار
اصل دبدبہ کا اوسی پر اور وہ ہی سررشتہ حکومت سے ہے
جیسے کہ معین کرنا قاعدون سیاست کا اور امیرون لشکر کا
اور حاکمون شہر کا اور اونکے نائبون کا اور تقسیم کرنا
لشکر کا ساتھ عساکر اور جماعتون کے اور معین کرنا
بڑے بڑے امیرون کا ہر لشکر پر اور چھوٹے چھوٹے امیرونکا
ہر جماعت پر اور تقسیم کرنا ملکون کا ساتھ ضلعون کے اور
ضلعون کا ساتھ شہرون اور قصبون کی اور شہرونکا
ساتھ محلون کی اور معین کرنا امیر بڑی کا ہر شہر مین اور
گذربان کا ہر محلہ مین ساتھ بھیجنے فرمان اور پروانون
کے جو ملی ہوی ہین اوپر قاعدون اور قانون اور
حکمون سیاست کی طرف امیرون لشکر اور شہرون کی
ملے ہوئے اوپر حکم جاری کرنے احکام وان پروانجات کے
کو بطور جبر اور حکومت کے ہین اور بھیجنے اشتہارات [illegible]

سپاهیان اجناد و رعایای ممالک مشتمل
بر احکام سیاست و مامور ساختن ایشان
با متثال احکام مندرجه اشتهارات و اطاعت
حکام خود در مقدماتیکه بریاست و سیاست
تعلق میدارد و امثال این امور که بر ماهره
فن ریاست و سیاست پوشیده نیست
وقسم ثانی آنست که بنابر تتمیم قسم اول
وتکمیل آن و تمهید مقدمات آن تعیین
فرموده اند مثل تعیین چوبداران و هرکاره
برای رسانیدن فرامین و اشتهارات
بسوی امرا و رعایا و مثل تعیین عقلای
اهل کیاست و فطانت در اجناد و ضلاع
که از قوالب قوانین و آئین و اشارات
فرامین و فحاوی اشتهارات با صول
مقاصد پے برند و احکام نظایر استنباط
نمایند و مهم را از اهم و قبیح را از اقبح تمیز دهند
و امرا را بطریق مشوره و رعایا را بطریق
تربیت بر آن آگاه سازند و مثل تعیین
مدبرین و ارباب سلیقه و مهارت که نظر
مصالح زمان و مکان و اشخاص کرده
طریقی انسب برای اجرای احکام سلطانیه
تعیین کنند و امرا را بطریق مشوره بر آن
آگاه سازند یا طریقی اسهل برای امتثال

سپاہیون لشکر اور رعایا شہرون کے کہ ملی ہوی حکمون
سیاست پر اور حکم کرنے اوپر انکے ساتہ بجالانی حکمون
اشتہار کے اور تابعداری حاکمون اپنی کی اون مقدمات
مین کہ ریاست اور سیاست سے تعلق رکہتی ہین اور مثل ان
کامون کے کہ اوپر واقفون فن ریاست کی پوشیدہ نہین ہین
اور قسم دوسری وہ ہے کہ واسطے پورا کرنے قسم اول
اور کامل کرنی اوسکی اور آراستہ کرنے مقدمات اوسکے
معین کی ہے جیسے تعین کرنا چوبدارون اور
ہرکارون کا واسطے پہونچانے فرمانون اور
اشتہارون کے طرف امیرون اور رعیت کے
اور جیسے معین کرنا عقلمندون اہل سمجھ اور بوجھ کا
لشکرون اور ضلعون مین کہ قالب قاعدون اور
قانون اور اشارتون فرمان اور روانگی اشتہارون
سے ساتہ اصل مقصد کے کہوج لیجاوین اور احکام
نظیرون سے نکالنے کرین اور مہم کو کمال مہم سے
اور برے کو کمال بدتر سے جدا کرین اور امیرونکو
بطور مشورہ اور رعایا کو بطور تربیت کی اوسپر
آگاہ کرین اور جیسے معین کرنا تدبیر جاننے والون
اور اہل سلیقہ اور مہارت کا کہ نظر اوپر مصلحتون
وقت اور مکان اور شخصون کے کرکے رستہ مناسب
واسطے جاری کرنے حکمون بادشاہی کے معین کرین
اور امیرونکو بطور مشورہ اوسپر مطلع کرین یا کوئی
رستہ آسان واسطے بجالانے — حکمون

احکام سلطانیہ تعیین کنند و رعایا را بطریق
شفقت بران ترغیب کنند و مثل تعیین
منشیان ارباب بلاغت و ماہران زبان
آئین و اصطلاحات فرامین و لسان مستعمل
در حضور سلطانی و محاورات دائرہ و سائرہ
در ملازمان بادشاہے کہ بخواندن آئین
و فرامین و نوشتن عرایض بحضور سلطانی
خدمت امرا و معونت رعایا نمایند
و مثل تعیین محافظان دفتر و تاریخ نویسان
و قایع کہ تواریخ ورود فرامین سلطانی
و وقایع امرا اجناد و اضلاع و احکام مستنبطہ
عقلاء و مصالح نافعہ مدبرین و نکات مہمہ
منشیان را مرتب کردہ در دفاتر و کتب
تحریر نمایند تا در حق امراء و عقلاء و مدبرین
و منشیان متاخرین نافع باشد پس ہرچند
این ہر دو قسم در کارخانہ سلطنت مندرج
ست اما قسم اول را بنسبت قسم ثانے
مرتبۂ ہست کہ بر ہیچ یکے از عقلاء
پوشیدہ نیست مثلا ہرکس را از احاد سپاہیان
و رعایا احکام مندرجہ فرامین را تحقیق
باید کرد و در جمیع جنود و اضلاع و اقالیم تشہیر
باید نمود و در ہر جماعت گذر اشتہارات
بر سر چوبے بلند تعلیق باید کرد و در ہر کوچہ

حکمون بادشاہی کی تعیین کرین اور رعایا کو بطور شفقت
اوسپر رغبت دلاوین اور جیسے معین کرنا منشیون
صاحب بلاغت اور ماہرون زبان قانون اور اصطلاح
فرمانون اور زبان مستعمل دربارشاہی اور محاورون
جاری اور مشہور ملازمان بادشاہی کو پڑھنے
قانون اور فرمانون اور لکھنے عرضیون دربار
بادشاہی مین خدمت امیرون کی اور مدد رعایا کے
کرین اور جیسے معین کرنا محافظ دفترون اور تاریخ
لکھنے والون اور خبرین لکھنے والون کا کہ تاریخ
وارد ہونے فرمانون بادشاہے اور حال امیرون
لشکر اور ضلعون کا اور احکام نکالے ہوئے عقلمندون
کے اور مصلحتین مفید تدبیر کرنیوالونکی اور نکتے مہم
منشیون کے مرتب کرکے دفتر اور کتابون مین
لکھنے کرین تا کہ بیچ حق امیرون اور عقلمندون اور مدبرون
اور منشیون پچھلون کے مفید ہون پس ہرچند
یہہ دونو قسمین کارخانہ سلطنت مین داخل ہین مگر
پہلے قسم کو بہ نسبت دوسرے قسم کے وہ رتبہ ہے کہ
اوپر کسی عقلمند کے پوشیدہ نہین ہے مثلا ہر ایک کو
افراد سپاہیون اور رعیت سے احکام فرمانون
کے تحقیق کرنے چاہے اور تمام لشکر اور ضلعون
اور ملکون مین مشہور کرنا چاہیئے اور ہر جماعت
اور رستون مین اشتہارات ایک لکڑی بلند پر
لٹکانے چاہیئین اور ہر کوچہ —

بازار بزبان منادیان بآواز بلند اعلان
باید کرد و در محفل و مجلس ذکر آن باید ساخت
و هر کاتب و امی را تفتیش آن باید نمود اگر
خود زبان دان ست فبها و الا از زبان
دانی دیگر هر که بدست آید بی تعیین احدی
تحقیق باید کرد و هرگز تحصیل زبان دانے
موقوف نباید داشت و هر کس از ناکس را
از سپاهیان و احاد رعایا بتمیز امیر عسکر
خود از سائر امرا عساکر و رئیس جماعت
سائر روسا جماعات و ناظم ضلع
خود از سائر ناظمان اضلاع و فوجدار بلده
خود از سائر فوجداران بلاد و گذربانان
محله خود از سائر گذربانان محلات لازم
آمد و التزام اطاعت حاکم خود بالتعیین
در جمیع احکام متعلقه حکومت نه آنکه در بعضے
احکام مذکوره اطاعت حاکمی نماید و در بعضے
دیگر اطاعت حاکمی دیگر و اظهار انتساب
خود بحاکم خود بخصوصیته در مقام حاجت
خواه باقرار لسان باشد که از جماعت
فلانیم نه از جماعت فلانی یا از گذر فلانیم
نه از گذر فلانی خواه بکتابت قلم در کاغذ
معاملات خواه باظهار شعار آن جماعت
مخصوصه در لباس بحیثیتے که از سایر جماعات

اور بازار مین زبان پکارنیوالون سے بآواز بلند مشہور
کرنا چاہیے اور مجلسون اور محفلون مین ذکر اوسکا چاہیے
کرنا اور ہر لکھے اور بن پڑھے کو تلاش اوسکے چاہیے
کرنے اگر خود زبان جانتا ہے بہتر ہے ورنہ کسیے اور
زبان جاننے والی سے جو کوئی ہاتہ آوے بلا تعین کسیے
ایک کی تحقیق کرلے اور ہرگز اوسے حاصل کرنے زبان
جاننے والے معین کے موقوف نہ چاہیے رکہنا اور
ہر کسیکو سپاہیون عہدہ دار وغیرہ اور افراد رعایا سے
پہچان امیر لشکر اپنے کے تمام امیرون لشکرون سے
اور سردار جماعت اپنی کے تمام سردارون اور جماعتون
سے اور ناظم ضلع اپنے کے تمام ناظمون اور ضلعون سے اور
فوجدار شہر اپنے کے تمام فوجدارون اور شہرون سے اور گذربان
محلہ اپنے کے تمام گذربانون اور محلون سے لازم ہے
اور لازم پکڑنا تابعداری حاکم معین اپنے کا سب حکمون
متعلقہ حکومت مین نہ یہہ کہ بعضے احکام مذکورہ مین
تابعداری ایک حاکم کے کرے اور بعض دوسرے مین
تابعداری حاکم دوسرے کے اور اظہار نسبت اپنی کا
ساتہ حاکم اپنے کے خاص کر مقام حاجت مین خواہ
باقرار زبانی یہہ کہ فلانی جماعت سے ہین ہم نہ فلانے
جماعت سے یا فلانی گذر سے ہین ہم نہ فلانی
گذر سے خواہ لکھنے قلم سے کاغذون معاملہ مین
خواہ ظاہر کرنے وضع اوس جماعت خاص سے
لباس مین اسطرح کہ تمام جماعتون سے

امتیاز حاصل شود ہمہ از ارکان انسلاک
خود در سلک ملازمان بادشاہی و رعایا
سلطنت نیست وہمچنین تعیین عساکر بتعداد اشخاص
وتعیین اضلاع ومحلات بتجدید حدود کہ
اینقدر اشخاص از منتسبان فلان امیر اند
واینقدر از منتسبان فلان وازین مقام
تا بفلان مقام از متعلقات فلان است
وازہمین مقام تا بفلان مقام از متعلقات فلان
ہمہ از ارکان نظم ونسق سلطنت ست
بخلاف قسم ثانی کہ ہر کسے از عوام سپاہیان
واحاد رعایا تحقیق کردن احکام مستنبطہ
عقلاء ومصالح معینہ مدبرین ولطائف
ومحاورات منشیان دفاتر ووقایع
نگاران ضرور نیست وتشہیر امور مسطورہ
در جماعات جنود ومجامع امصار ومعلق
ساختن دفاتر مذکورہ در ہر گذر بطریق
اشتہار ومنادی کردن آن در کوچہ
وبازار وتذکرہ آن در محفل ومجلس واقتادن
ہر واقف وناواقف در پی تفتیش آن
خارج ست از محافظت آئین سلطنت
بلکہ اگر باوجود عقل وفطانت تعمداً این امر
از وصادر گردد غالب کہ جرمی باو عاید گردد
ونوعے از بغے باو منسوب شود والاکمال

فرق حاصل ہو سب کنون داخل کرنی اپنی سی ہے
لڑی نوکرون بادشاہی اور رعیت بادشاہی مین
اور اسیطرح معین کرنا لشکر کا ساتہ گنتی شخصون کے
اور معین کرنا ضلعون اور محلونکا ساتہ مقرر کرنی
حدون کی کہ اتنی شخص منسوب فلانی امیرسی ہین
اور اتنی فلانی امیر سے اور اسمقام سی فلانی مقام تک
تعلق فلانی کا ہے اور اس مقام سے فلانی مقام
تک تعلق فلانی کا سب ارکان بندوبست سلطنت
کے ہین بخلاف قسم دوسرے کے کہ ہر ایک کو عام
سپاہیون اور افراد رعایا سے تحقیق کرنا حکمون
نکالی ہوی عقلمندون کا اور مصلحتون معین کیے
ہوی مدبرون کا اور لطیفون اور محاورون
منشیون دفتر اور وقایع نویسون کا ضرور نہین ہے
اور مشہور کرنا کامون مذکور کا جماعتون لشکر
اور مجمعون شہر مین اور لٹکانا دفتر مذکور کا سر رستے
مین بطور اشتہار اور منادی کرنے اور سکے
ہر کوچہ اور بازار مین اور ذکر اوسکا ہر محفل اور مجلس
مین اور پڑنا ہر واقف اور ناواقف کا در پے
تلاش اوسکے باہر ہے محافظت قانون سلطنت
سے بلکہ اگر باوجود عقل اور سمجہہ کے دانستہ یہہ کام
کسے سے واقع ہو غالب ہے کہ گناہ اوسکی
طرف عود کرے اور ایک قسم کی بغاوت
ساتہ اوسکے نسبت کیجاوے ورنہ کمال

حماقت و سفاہت متسم خواہد گردید و چنین
تعیین شخصے معین از طرف خود بدون تعیین
حکام از چوبداران و ہرکارہا کہ اگر فرمان
سلطانی بمعرفت او رسد قبول باید کرد
و اگر بمعرفت غیر او از ہرکارہای معتبرین
برسد قبول نباید کرد و یا تعیین شخصے از
عقلاء فاہمین و ماہرین و مدبرین کہ احکام
مستنبط او یا مصالح نافع مستخرجہ او باید
و احکام و مصالح دیگرے اگرچہ از جنس عقلاء
و مدبرین باشد نباید شنید و اگر احیاناً از بعضے
عقلاء و مدبرین عند الحاجت حکمی از احکام
مستنبطہ او یا مصلحتے از مصالح مستخرجہ
او استفسار نمود و آن را بعمل آورد پس بار دیگر
از کسی دیگر استفسار نماید و بر آن عمل نکند
بلکہ دائماً خود را از منتسبان ہمان شخص اول
شمارد و در ہر محفل و مجلس اظہار انتساب خود
با و و نفی انتساب بغیر او لازم نماید ہرگاہ
کہ نام و نسب خود را در کواغذ معاملات
بنویسد این نسبت را ہمدران مندرج
سازد مثلاً باین وضع بنویسد منکہ فلان
ابن فلان ملازم حضور والا منسلک در
رسالہ فلان ام و در برابر آن اینہم بنویسد
تربیت یافتہ فلان کہ در مقدمات خود

نادانی اور حمق کی ساتہ نشانمند ہوگا اور اسیطرح
معین کرنا کسی شخص خاص کا اپنی طرفسی بغیر معین کرنی
حاکموں کے قسم چوبداروں اور ہرکاروں سے کہ اگر فرمان
بادشاہی معرفت اوسکی پہونچی قبول چاہیئے کرنا اگر
معرفت غیر اوسکے ہرکاروں معتبر سے پہونچی قبول
نکرنا چاہیئے یا معین کرنا کسے شخص کا عقلمندوں
سمجہدار اور واقفوں اور مدبروں سی کہ حکم نکالی
ہوئی اوسکی یا مصلحتیں مفید نکالی ہوئی اوسکی سننی
چاہئیں اور احکام اور مصلحتیں دوسروں کی اگرچہ
جنس عاقلوں اور مدبروں سی ہوں نچاہیئے سنیں
اور اگر کبہی بعضے عقلمندوں اور مدبروں سی وقت حاجت
کوئی حکم حکموں نکالی ہوئی یا کوئی مصلحت مصلحتوں
نکالی ہوئی اوسکی سی دریافت کرکے عمل مین لایا
بار دیگر کسی دوسری سی دریافت نکرے اور اوسپر
عمل نکرے بلکہ ہمیشہ اپنی تئین نسبت کے گیون اوسے
شخص اول سی گنے اور ہر مجلس اور محفل مین ظاہر کرنا نسبت
اپنی کا ساتہ اوسکی اور نفی نسبت کی ساتہ غیر اوسکے
لازم جانے اور حسوقت نام اور نسب اپنا کاغذوں
معاملہ مین لکہی اس نسبت کو بہی اوسمین درج کرے مثلاً
اسطرح لکہے کہ مین فلان بیٹا فلانے کا ملازم حضور والا
رسالہ فلانے مین نوکر برابر اوسکے یہہ بہی
لکہے کہ تربیت یافتہ فلانے کا کہ اپنے
مقدمات مین ؎

بہ مشورہ و مصلحت فلانی عمل می نمایم و امثال
این امور ہمہ مبنی بر بلاہت و نادانی است
بالجملہ التزام اتباع شخصے معین از عقلا و مدبرین
در باب اخذ احکام استنباطیہ و مصالح ناشئہ
از ارکان انسلاک کسی در سلک متعلقان
بادشاہی نیست ہمین قدر ضروری است
کہ ہرگاہ کہ بسوی چیزے از احکام و مصالح
مذکورہ حاجتی پیش آید از عاقلی و مدبری
کہ بدست آید تفتیش آن نماید اما از اول
ہمت بستن بر آنکہ اگر حاجتے بسوے امور
مذکورہ مرا پیش خواہد آمد از فلانی بالخصوص
یا از کسے از ایشان بالعموم خواہم پرسید
پس اصلا از ضروریات انسلاک مذکورہ
نیست ونہ ما تحصیل انتساب خود بشخصے معین
از ایشان و اظہار اختصاص قولا و فعلا
و اہتمام بامتیاز خود از منتسبان دیگران
پس سفاہت در سفاہت ست و اگر این
دعوی با او منضم گردد کہ رعایت اختصاص
مذکور از احکام مندرجہ آئین سلطانی
و فرامین بادشاہی ست درینصورت
اظہار اختصاص مذکور از اقبح جرائم شمردہ
خواہد شد و اگر ہوشیار منصف درینمقام
تامل عمیق فرماید البتہ بروے واضح خواہد گردید

مشورت اور مصلحت فلانی پر عمل کرتا ہون اور مانند ان
کامونکی سب ناسمجھی اور بیوقوفی اور نادانی پر ہین خلاصہ
یہہ کہ اتباع ایک شخص معین کا عاقلون اور مدبرون سے
بمقدمہ قبول کرنی احکام نکالی ہوئی اور مصلحتون مفیدکے
رکن داخل ہونی کسی شخص سے سلسلہ ملازمون بادشاہی
مین نہین ہے اسیقدر ضروری ہے کہ جسوقت طرف
کسے کام کے حکمون اور مصلحتون مذکورسی حاجت پیش
آوے ہر عاقل اور مدبر سے کہ ہاتہ لگے دریافت کری
لے پر پہلے سے ہمت باندہنی اسپر کہ اگر کوئی حاجت
کسے کام کے کامون مذکور سے مجکو پیش آوی گی
فلانی شخص سے خاص کر یا کسے اونمین سی عموما
پوچہونگا مین پس بالکل ضروریات ملازمی مذکورسی
نہین ہے اور حاصل کرنا نسبت اپنی کا ساتہ
شخص معین کے اونمین سے اور ظاہر کرنا خصوصیت کا
کہنے مین اور کامون مین اور اہتمام جدا ہونے
اپنے کا نسبت کیئے گئے دوسرون سے پس
نادانی اور کمال نادانی ہے اور اگر یہہ دعوا بہی
اوسکے ساتہ ملایا جاوے کہ رعایت اس خصوصیت
کے حکمون داخل آئین بادشاہی سے ہے اس صورت
مین اظہار اس خصوصیت مذکورہ کا بدترین
گناہون سے گنا جاے گا اور اگر ہوشیار
منصف اس جگہہ تامل بغور کرے البتہ اوسپر
واضح ہوگا —

کردار از عقلاء و مدبرین در حق ما دا ایشان اصلا واجب الاطاعت نیست بلکه طریق آن نیست که ایشان امرا را ایران آگاه سازند و آن امرا اگر مناسب وقت دانند آنرا در عوام الناس بوجهی از وجوه اجرا کنند پس باین طریق احکام مذکوره بہ نسبت عوام الناس در ایام امارت آن امیر واجب الاطاعت میگردد چون این تمثیل ممہد شد پس باید دانست که حضرت مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق جلت قدرتہ بنا بر نظم و نسق ملت حق دو کارخانہ عظیم قایم فرموده اول آنست کہ مدار شیوع ملت بر آنست و آن کارخانہ ایست کہ بشان ملکیہ تعین دارد یعنے تکلیف بندگان خود بسوے اطاعت خود بطریق جبر و الزام کہ چار و ناچار آنرا قبول باید کرد و طوعا و کرہا ربقہ اطاعت در گردن خود باید انداخت و مرکز این کارخانہ منصب رسالت است و فروع آن مناصب اولی الامر است از خلفاء راشدین و ائمہ عادلین و امرا جنود مجاہدین و قضاة امصار مسلمین و نواب ایشان از مصدقین و محتسبین

حاکم عاقلون اور مدبرونکی بیچ حق اوا دلوگون بالکل واجب الاطاعت نہین ہین بلکہ طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ یہہ امیرونکو اوسپر مطلع کرین اور وہ امیر اگر مناسب وقت سمجہین اوسکو عوام الناس مین کسی طریق جاری کرین اسطرح یہ احکام مذکور بہ نسبت عوام الناس کے زمانہ حکومت اوس امیر مین واجب الاطاعت ہوتے ہین اور جب یہہ مثال بیان کیے گئے پس جاننا چاہیے کہ حضرت مالک مطلق اور بادشاہ مستحق جل شانہ نی واسطے بند و بست مذہب حق کے دو کارخانہ عظیم قایم فرمائے ہین اول یہہ کہ مدار مشہور ہونے دین کا اوسپر ہے اور وہ ایسا کارخانہ ہے کہ ساتہہ شان بادشاہی کے تعلق رکہتا ہے یعنے تکلیف دینے اپنے بندون کو طرف بندگی اپنے کے بطور جبر اور الزام کے کہ چار و ناچار اوسکو قبول کرین اور بخوشی یا کراہت رسی بندگی کی اپنی گردنمین ڈالین اور مرکز اس کارخانہ کا عہدہ رسالت ہے اور شاخین اوسکی عہدہ حکام کا ہی خلیفون راشد اور اماموں عادل اور امرا لشکر مجاہدون اور قاضیون شہر مسلمانون اور نایبون انکے صدقہ جمع کرنیوالون اور محتسبون سے

احکام الٰہیہ و احادیث نبویہ بجمیع امت میرسانند
و مجتہدین شریعت کہ احکام قیاسیہ استنباط
مینمایند و شیوخ طریقت کہ بنا بر نظر مصالح
وقت تدبیرے برائے اجرائے سنت استخراج
میفرمایند و ائمہ لغت و تفسیر و عربیہ کہ
نکات محاورات و قوانین زبان دانی
ایضاح می نمایند و واضعین کتب فقہ
و جامعین فتاوی و مصنفین رسائل
سلوک و مؤلفین کتب عربیہ احکام مجتہدین
و تخریجات مقلدین و کلمات مشائخ و
اقوال علماء عربیہ را مرتب کردہ در دفاتر
مبسوطہ محرر مے نمایند پس اول الکمال
خلافت و امامت میگویند و ثانی الکمال
علم و ولایت و ہر چند منشاء این ہر دو
کمال توجہ عنایت الٰہیہ ست بہ تربیت
بندگان خود و مہبط اصلے آن ہر دو قلوب
انبیاء ست علیہم الصلوٰۃ والسلام اما
اول نوریست قوی الاشراق کہ از آفتاب
سلطنت الٰہیہ بر مرآۃ رسالت پرتو انداختہ
وازان بطریق انعکاس تمام عالم را
فراگرفتہ و شب کفر و فساد در استلائے
گردانیدہ و روز اسلام و نظام دارین
جلوہ گر نمودہ و ثانی آب زلالی ست کہ

حکم الٰہی اور حدیثین پیغمبر کے تمام امت کو پہونچاتی ہیں اور
مجتہدین شرع کے کہ احکام قیاسی نکالنی کرتی ہیں اور شیخ
طریقت کی کہ بنظر مصلحتوں وقت کی کوئی تدبیر واسطی
جاری کرنے سنت کے نکالتے ہیں اور پیشوا علم لغت
اور تفسیر اور عربیت کے کہ باریکیاں محاوروں کے
اور قاعدی زبان سمجھنی کے واضح کرتے ہیں اور بنانیوالے
کتابین فقہ اور جمع کرنیوالے فتووں کے اور تصنیف
کرنیوالے رسالی سلوک اور تصوف کے اور جمع کرنیوالے
کتابین عربی کہ احکام مجتہدونکی اور باتین نکالی ہوئی
مقلدون کی اور کلمات مشائخون کے اور قول علماء
عربیت کی مرتب کرکے دفتروں دراز میں لکھتے ہیں پس
پہلے کو کمال خلافت اور امامت کہتے ہیں اور دوسری کو
علم اور ولایت اور ہرچند منشا ان دونو کمالوں کا
متوجہ ہونا عنایت خدا کا ہے ساتھ تربیت بندون
اپنون کے اور جای نزول اصلی ان دونو کی دل
نبیون کی ہیں کہ اوپر درود خدا کا اور سلام اے پر
پہلا ایک نور ہے بہت روشن کہ آفتاب سلطنت
الٰہی سے آئینہ رسالت پر سایہ ڈالا ہے اور اوس سے
بطور عکس کے تمام عالم کو گھیرا ہے اور رات کفر
اور فساد کو نابود کیا اور دن اسلام
اور انتظام دونوں جہان کو ظاہر
کیا اور دوسرا پانی شیرین
ہے کہ —

کرا زابر ربوبیت بارید و از فواره حکمت
انبیا بجوش زده واز ان بجداول قلوب
خواص مجتمع شده و بکام تشنگان آب طلب
بحسب مدارج ایشان رسیده پس البته
مرتبه اول را بر ثانی محفوظ باید داشت
و اہتمامیکه باول باید کرد به ثانی نباید بجا
مثلاً ہر فردی را از افراد انسان خواه عالم
باشد خواه جاہل خواه عاقل باشد خواه سفیہ
خواه کاتب باشد خواه اُمّی تفتیش مضامین
ظاہر کتاب وسنت وتحقیق آن خواه بفکر خود
خواه باستفسار آن از دیگرے لازم آمد
والتزام اطاعت انبیاء واولی الامر بالتعیین
از اول امر بر جمیع امت واجب شده و مجانبت
بانتساب خود بایشان ضرور افتاد و احتراز
از تشبیه بکفار واختلاط مبتدعین ومشارکت
بغاة از ارکان دین شمرده شد واشاعت
ظاہر کتاب وسنت بسیف وسنان ومناظره
وبیان وتشہیر آن در جمیع قری وبلدان
از ارکان دین معدود شد وتعیین واعظ
که در جمیع مجامع ومساجد بر سر منابر بآواز بلند
بسوی آن دعوة نمایند وتعیین محتسبین
که در ہر کوچه وبازار بجبر وقہر بسوی آن کشند
از افضل عبادات معدود کرده شد بخلاف

بدلی ربوبیت سے برسا ہے اور فوارۂ حکمت
نبیون سے جوش مارا اور وہان سے حوض دلوان
خاص لوگون مین جمع ہوکر حلق پیاسون پانی
طلب کرنیوالون مین موافق درجون اونکے
پہونچا پس ضرور فوقیت اول کو دوسرے پر
نگاہ رکہنا چاہیے اور اہتمام پہلے کا کرنا چاہیے دوسرے کا نہ
کرنا چاہیے مثلاً ہر شخص کو افراد انسانی سے خواہ عالم ہو
خواہ جاہل خواہ عقلمند ہو خواہ بیوقوف خواہ لکہا پڑہا ہو
خواہ ان پڑہ دریافت کرنا مضمون ظاہر قرآن
اور حدیث کا اور تحقیق اوسکی اپنی فکر سے خواہ
پوچہکر دوسرے سے لازم ہوئی ہے اور لازم پکڑنا
پیروی نبیون اور حاکمون کا بالتعیین پہلے امر
تمام امت پر لازم ہوئی اور ظاہر کرنا اپنی نسبت
طرف اونکے ضروریات سے پڑا اور بچنا مشابہت
کافرون اور بدعتیون اور شریک ہونی باغیون
سے رکن دین سے گنا گیا اور مشہور کرنا ظاہر
قرآن اور حدیث کا ساتہ تلوار اور نیزہ اور مناظرہ
اور بیان کے اور شہرت دینے اوسکے تمام قصبون
اور شہرون مین رکن دین سے گنا گیا ہے اور
معین کرنا واعظون کا کہ تمام مجمعون اور مسجدون
مین برسر منبر بآواز بلند اس طرف کو بلاوین اور معین
کرنا کہنچی کرنیوالونکا کہ ہر کوچہ اور بازار مین بجبر اور قہر
اسطرف کو کہینچین افضل عبادتی گنا گیا ہی برخلاف دوسرے

قسم ثانی که هر کس را تحقیق احکام قیاسیه
و اشغال صوفیه و قوانین عربیه ضرورت نیست
و اراده و تقلید شخصی معین از مجتهدین و
مشایخ و ارکان دین بلکه همین قدر کفایت
که وقتی که حاجتی پیش آید از کسی از ایشان
استفسار کرده شود نه آنکه اراده و تقلید مسلم
مثل ایمان بالانبیاء از ارکان دین شمرده
شود و لقب حنفی و قادری مشابه بلقب
مسلمان و سنی اظهار کرده شود و امتیاز
از شافعیان و چشتیان مثل امتیاز از کفار
و روافض از لوازم تدین شمرده شود و
انتقال را از مذهبی بمذهبی یا طریقه بطریقه
مثل ارتداد و ابتداع و بغی موجب قتل و
هتک معدود کرده شود یا دعوی اجتهاد
و ولایت را مثل دعوی نبوت یا دعوی
امامت بطریق بغی بر امام حق باعث
قتال و اهانت قرار داده شود امنی بینی
که باطاعت قاضی جبر کردن میرسد
نه بر اطاعت مجتهد که رد حکم قاضی و سد
قاضی دیگر را هم نمیرسد چه جای اتباع تا
را بخلاف حکم مجتهد بر هر کسی قبول آن
واجب نیست لاسیما وقتیکه آنکس خود
مجتهد باشد که او را تقلید مجتهد اول اصلا

دوسری قسم کی کہ ہر کسیکو تحقیق حکموں قیاسی اور
شغلوں صوفیہ اور قاعدوں عربیہ کی ضرورت
نہیں ہے اور مرید ہونا اور مقلد ہونا کسی شخص معین کا
مجتہدوں اور مشایخوں سے ارکان دین میں سے
نہیں ہے بلکہ اسیقدر کافی ہے کہ جسوقت حاجت
پیش آوے کسی سے ان لوگوں میں سے پوچھ لے نہ یہ کہ
مرید اور مقلد ہونا مانند ایمان کی ساتھ نبیوں کے
رکن دین سے گنا جاوے اور لقب حنفی اور قادری مانند
لقب مسلمان اور سنی کی ظاہر کیا جاوے اور فرق
شافعیوں اور چشتیوں سے مانند فرق کافروں اور
رافضیوں کی لازمہ دین سے گنا جاوے اور نقل کرنا ایک
مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے یا ایک طریقہ سے طرف
دوسرے طریقہ کی مانند مرتد اور باغی اور مبتدع ہونے کی
سبب قتل اور ہتک عزت کا ہووے یا دعوا مجتہد اور
ولی ہونیکا مثل دعوی نبوت یا دعوی امامت بطور بغاوت
امام برحق پر باعث قتل اور ذلیل کرنیکا قرار دیا جاوے
آیا نہیں دیکھتا تو کہ ساتھ فرمانبرداری قاضی کی جبر
کرنا ہو سکتا ہے نہ فرمانبرداری مجتہد پر کہ رد کرنا حکم
ایک قاضی کا دوسرے قاضی کو بھی نہیں ہو سکتا
چہ جائیکہ ہر ایک کو رعیت سے بخلاف حکم مجتہد
کے کہ ہر کسیکو قبول کرنا اسکا واجب نہیں ہے
خصوصاً جسوقت کہ وہ شخص خود مجتہد ہو کہ اسکو
تقلید مجتہد پہلے کی بالکل - درست